منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلاتوریہ انجیل بے تجیل ؛ گویان صفت سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۲ | مطبوعہ ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز چہار شنبہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب پیشگی ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیئے

قبول اسلام

(حیدرآباد سندھ مین)

جناب محمد اسماعیل خان صاحب فعدار کراچی سے تحریر فرماتے ہین کہ حیدرآباد سندھ مین بہی بعض ہندو مع اہل وعیال کے مسلمان ہوگئے ہین۔ ان کے ہندو رشتہ دارون کے طرف سے عدالت مین ترکہ وغیرہ کے دعوے داخل ہین بعض کا فیصلہ نومسلمون کے طرف ہوگیا ہے اور بعض ابہی زیر تحقیقات ہین

(مدراس مین)

دو تین سال کا عرصہ گذرا کہ مسٹر ویٹ نامی ایک انگریز (یوریشین) نے جو کرنول علاقہ مدراس مین منصفی کے عہدہ پر مامور تھے اور اب بہی ضلع مدراس مین اسی عہدہ پر ہین اسلام قبول کرلیا ہی اپنے قوم کی بہلائی اور خیر خواہی مین انھون نے اسلام کے قبول بہت سعی کی تہی اور بہت اعلیٰ قسم کے فوائد سے انکو ممنون احسان بنایا تھا جسکی وجہ سے وہ اپنی قوم مین بڑی عزت اور حرمت کی نگاہ سے دیکہے اور مانے جاتے تھے۔ اسلام سے مشرف ہونے کے بعد بہی انہون نے اس شیوۂ انسانیت کو ہاتھ سے جانے ندیا اور اپنی ابنای جنس کی بہبودی اور فائدہ رسانی کے خیال کو دل سے نہین بہلایا اپنے قوم کے دنیاوی فلاح اور عروج کے بارہ مین یہ بہت کچہ کرہی چکے تھے اب ان کو خیال ہوا کہ نجات اخروی اور لازوال خوشی اور دائمی مسرت سے کیون اپنے محروم رکہے جاوین۔ کس لئے گمراہی وضلالت مین سر ٹکراتے رہین اور صراط مستقیم اور سیدہی راہ پر نہ آوین۔ اسی بنا پر انہون نے دوسرے یوریشنون کو بہی دین اسلام کے حقائق اور خوبیون سے آگاہ کرنا اور اسلام کی دعوت کرنا شروع کی جسکی بدولت بہت سے انگریز (یوریشین) شرف اسلام سے مشرف ہوے اور ان نومسلمون کی ایک انجمن بنام "انجمن نوایت اسلامیہ" قائم کی گئی ان کا اپنے آپ کو نوایت کے لقب سے موسوم کرنا گو مسلمانون کی اس جماعت کی جو زمانہ دراز سے اس نام سے موسوم ہے

دل آزاری کا باعث ہی مگر انکا مسلمان ہونا کسی حالت مین خوشی سے خالی نہین ہی - ان سے اسلام قبول کرنے سے امید ہوتی ہی کہ ضرور اسلام یورپیشین انگریزون مین بڑے زور و شور سے پھیلیگا اور خود انہون نے اسلام کی اشاعت کے خیال سے ایک مشن بنام "ینو انگلش اسلام مشن" قائم کی ہے - ۲۰ ستمبر کو اس انجمن کے ممبرون کا ایک غیر معمولی جلسہ اسکے ترقی اور قیام کی تدابیر سوچنے اور قواعد کے منضبط کرنے کے خیال سے قرار دیا گیا تہا جسمین اپنے عقائد وغیرہ کے بارہ مین مندرجہ ذیل عبارت کے نیچے ان لوگون نے دستخط ثبت کی ہین

"ہم نیچے دستخط کرنے والے بالانفراد اور بالاجتماع آج کے دن اپنی برادری نوایت مین متحد ہونے کا اقرار خدای رحیم لازوال اور برحق وحدہ لاشریک کے نام سے کرتے ہین بغیر کسی قسم کی اکراہ کے کہلے طور پر یقین کرتے ہین کہ مقدس احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے آخری پیغمبر اور رسول تہے اور اسیلئے انکا اتباع ہی ہمکو ہے کہ عیسی (علیہ السلام) کا نام صرف پیغمبر ہونے کی حیثیت سے ہمکو محبوب ہے - خدا کی تائید پر بھروسہ کرکے ہم قسم کہاتے ہین کہ ہلال کے جھنڈے کے زیر سایہ اور قرآن شریف کی رہنمائی سے ہمارے عقاید اور مقدس مذہب کی اشاعت مین پوری ہمت کو صرف کرینگے - ہم اسکا بہی اقرار کرتے ہین کہ فروعی اور ظاہری اعمال مذہب اسلام کی بجاآوری کا بہی پوری احتیاط سے ہم کو لحاظ رہیگا"

جناب عبداللہ رسل وب صاحب

۲ نومبر کی شب کو حاجی قاسم یوسف صاحب کے بنگلہ مین جسکو نواب بیلہ کا بنگلہ کہتے ہین انجمن تائید مسلمانان جدید بمبئی نے صاحب ممدوح کی ضیافت کی انجمن کے میر مجلس قاضی شیخ محمد مرگی نے ایک اڈرس پڑہا جسمین ان کے اسلام قبول کرنے پر خوشی اور انکی تحقیق پر آفرین ظاہر کی گئی تہی اسکا جواب جو جناب ممدوح نے دیا وہ ناظرین کے ملاحظہ کے قابل ہے۔

مسٹر وب نے اڈرس کے جواب مین کہا کہ میرے برادران اہل اسلام ہند سے جو کچہ میری تعظیم کی ہوی وہ میرے دل پر نقش ہو گئی ہے جبکہ مین پہلے پہل ہندوستان کو آنے کے لئے جہاز سوار ہوا تو اسوقت میرا آنا عوام الناس کے اسقدر پسند ہوینگا میرے دلمین خیال نہین گذرا میرا ارادہ تہا کہ پہلے تہوڑے بڑے شہرون کو جاؤن اور وہان میرے چند دوستون سے اس مقدمہ مین گفتگو کرکے اپنی رائے قائم کرون اور میرے برادران دین اسلام سے جو کہ میری تعظیم کی گئی ہے اس سے مجہہ کو یقین کامل ہو چکا ہے کہ وہ بہی میرے ساتہ رشتہ برادری مین شریک ہونے کے لئے تیار و آمادہ ہین - مین دین اسلام کے قبول کرنے مین سر مو خوف نہین کیا - مین مذہب اسلام کے کتب کا خوب مطالعہ کرکے اس سے ایک بیش بہا خزانہ حاصل کیا ہے شروع مین یہ معلوم کرایا گیا کہ مسلمانان بڑے متعصب ہین مگر تجربہ سے یہ پایا کہ وہ بابت بالکل خلاف واقع ہے عیسویون سے بڑہکر مذہب مین متعصب نہین پائے گئے - چند میرے دوستون نے اسلام کو امریکہ مین پہیلانے سے باز رکہنے کی مشورت دی اس خیال سے کہ وہان کوئی ایک شخص مذہب اسلام قبول نہین کریگا - مجہے یقین کامل ہی کہ اگر

میری تائید واستعانت کیجاوے تو اس نزاع مین اسلام
کے پھیلانے مین مجھے کامیابی کا سامنا ہوگا (نعرۂ خوشی)
آپ سب سمجھتے ہونگے کہ امریکہ کی آبادی جو ۳ کروڑ ۳۰
لاکھ مردم کی ہے اس مین سے ایک ہی شخص مسلمان ہوئے ہین
بلکہ بہت سے شخص میرے ساتھ دین اسلام کی حقیقت کے
دریافت مین شامل تھے اگر دین اسلام کی حقانیت اور
عمدگی عیسائیون کو معلوم ہوجاوے تو امریکہ اور انگلستان
مین بہت سے لوگ اپنا دین عیسوی چھوڑکر مشرف بہ مذہب
اسلام ہوجاوینگے۔ (نعرۂ خوشی)
محمد پیغمبر خدا کے زندگی کا حال بہت سے انگریزون نے لکھا ہی
لیکن انہون نے صحیح طور پر تحریر نہین کی اور مین نے واشنگٹن
ارونگ سے تحریر کئے ہوے محمد رسول خدا کے زندگی کے
حال کو پڑھا تو اس نے شروع مین حضرت رسول مقبول
بڑے عابد و پرہیزگار رہنے کی تعریف کی ہی اور اسکے
دوسرے باب مین اس تعریف کے برخلاف تحریر ہوا ہے اور
خود محرر نے اقرار کیا ہے کہ اپنے کو انکا سچا حال تحریر
کرنے کا قابو میسر نہین ہوا۔ جب ایسا بڑا شخص محمد رسول
خدا کے حقیقی حال کا لکھنا ناممکن تحریر کرے تو دوسرے
کم مایہ لوگون سے انکا حال صحیح طور پر تحریر ہونا کسطرح
ممکن ہوسکتا ہے۔ مسٹر وب نے دین اسلام کی سچی
پیراوی بہت سے نظائر بیان کرنے کے بعد اپنے تقریر
کے ختم مین کہا کہ میرے مسلمان بھائیون نے شہر بمبی مین
میری جو کچھ تعظیم کی مین اسکو تا لب زیست فراموش نہ
کرونگا بعد تناول طعام کے جلسہ برخواست ہوا۔

الحق یعلو ولا یعلی

مذہب عیسائی اور محمدی مین سب سے مابہ النزاع مسئلہ تثلیث
ہے عیسائی تو اسبات پر تلے بیٹھے ہین کہ انسان کی نجات
ابدی کا موجب یہی مبارک مسئلہ ہے اور مسلمان اس
آیت کو پیش کرکے۔ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم
یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ سرے سے ہی اس سے منکر ہین
اسلام والون کو اس مسئلہ سے کچھ ایسی چڑ ہے کہ انکے
راس ہی نہین آتا وہ ہر وقت اسکی بیخ کنی کی واسطے
شمشیر توحید لئے رہتے ہین جو لوگ مسلمانون سے عیسائی ہی
ہوگئے ہین وہ بھی کچھ اس سے متفق نہین ہوے اصل بات
ہے کہ اسلامی سرشت کو اس تثلیث سے ایک خاص نفرت
ہے اور اس نفرت کی وجہ یہی ہی اسلام کے مبعوث ہونے
کے اصلی غرض ہی یہی ہے کہ دنیا کے صفحہ سے تثلیثی تعلیم کو
حرف غلط کے طرح اوڑا دین اگر اس مسئلہ کی بابت ان
دونون مذہبون مین منافرت اور مخالفت نہ ہوتی تو
یہ ممکن تھا کہ آجتک اسلام اور عیسائیت ایک ہوجاتی
اتحاد ہوتے ہوتے اسی مسئلہ کی سبب بعد اور دوری
پڑجاتی ہی۔ مسئلہ تو عیسائی مذہب کا ہے مگر اگر کتب عیسائی
ملت کو دیکھو تو اسکی ٹھیک تعلیم اور ترتیب نہین ملتی
چارون اناجیل مین کوی ایسا واضح موقع نہین کہ جس سے
یہہ سمجھا جاے کہ یہ الفاظ یا آیات اس تعلیم کا مخزن
یا ماخذ ہین اوہر اودہر کی اشارون اور کنایون سے
اشارتاً یہ اعتقاد پیدا کیا گیا ہے ماخذ کا تو یہ حال ہے
اسکی تعلیم اسی خوبصورتی سے ہوتی ہی کہ گورکھ دھندہ
سے کم نہین اگر مر کر سمجھ مین آوے تو شاید یون تو کیسکا
کام نہین اعتقادات مین ایسی مبہم مسائل کا داخل کیا

جانا حسن اعتقاد مین بہت فرق لاتا ہی۔ بعض عیسائی کہا کرتے ہین کہ مسئلۂ توحید ہی تو سمجھ مین نہین آتا یہ ان کی خوش قسمتی ہے یہ بات تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس دنیا کا کوئی موجد اور دافع بھی ہے دہریئے منکر ہین مگر اسبات کو تو مانتے ہین کہ اس دنیا مین جو طاقت موثر ہے اسکو دہر کہتے ہین چلو چھٹی ہوی انہون نے بھی کسی کو سمجھہ رکھا ہے لطف یہ ہے کہ وہ بھی ایک ہی قرار دیتے ہین رہی یہ بات کہ وہ موثر ایک کیونکر ہے اسکا فیصلہ آسان ہی اگر دو ہون تو ہمارے پاس دو قسم کے تاثیرات کا ثبوت ہونا چاہئے اور یہ نہین۔ ایک یورپین فلاسفر کا قول ہے کہ زمانہ بھی بہت کچھ اصلاح کرتا ہے اور جو اصلاحین ابتدا مین نرم اور غیر موثر معلوم ہوتی ہین دراصل وہ بڑے کام کی اور پر جستہ ہوتی ہین دھیمی بارش اگرچہ کم معلوم ہوتی ہے مگر زمین کے اجزا مین دھنستی جاتی ہے اسلام تیرہ سو سال سے چلا چلا کر کہہ رہا تہا کہ یہ مسئلہ بت پرستی کی بنیاد اور شرک کی جڑ ہے مگر عیسائی ملت والے اسکی آوازون کو محض بے سود سمجھے بیٹھے تھے ان کے خیال مین ان آوازون مین کوئی تاثیر نہ ہتی مگر یہ اونکی غلطی ہتی یہ آوازین آسمانی تہین ان مین کیون نہ تاثیر ہوتی جب اسلام نے تمام دنیا مین منادی کردی اور توحید کو شایع کردیا تو اب ہر چہار طرف سے یہ آوازین آنی لگین کہ الحق توحید برحق ہے۔ اور تثلیث جھوٹھ اب عیسائیون کی منھ سے سن لو کہ اس مسئلہ کا کوئی ثبوت اور وجود نہین۔ ضعف اناجیل مین اسکا ذکر ہی نہین لورپول کے مسلمانون کے سوائے امریکہ اور دیگر حصص یورپ سے برابر ندائین آرہی ہین کہ یہ مسئلہ ایک دھکوسلہ سے زیادہ رتبہ نہین رکھتا عہد جدید مین اسکا کوی مذکور نہین چنگا کوی نمایش مین جو سوال پیش ہون گے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسئلہ پر کسی نے غور نہین کیا جسقدر سوالات ہین وہ سب توحید کے بارے مین ہین یورپ پر ہی کیا موقوف ہی ہندوستان بھی پیچھے نہین رہا یہان کی عیسائی جماعت سے بھی ایسے لوگ پیدا ہوگئے ہین کہ جنہون نے علانیہ طور پر اس مسئلہ سے صاف انکار کرکے تحریرات شایع کئے ہین ڈاکٹر احمد شاہ صاحب اور منشی اکبر مسیح صاحب کی تالیفات سے معلوم ہوسکتا ہی کہ ان لوگون کے اس مسئلہ کے بارے مین کیسے خیالات ہین اگرچہ اسوقت بقول صاحب راجپوتانہ اخبار اس خیال کے ہی دو ہین مگر عیسائی جماعت مین یہہ ایک پود لگی ہے چونکہ اس کا بیج اچھا ہے اسواسطے کامل امید ہے کہ اسکو ضرور ترقی ہوگی اور کسی روز کو ہم اس مبارک جماعت کا ایک مستقل مشن دیکھینگے۔ ڈاکٹر احمد شاہ اور منشی اکبر مسیح صاحبان نے کس بات کا اعتراف کیا اور کسکو مانا ہے اسی کو جسے قرآن مجید ۱۳ سو سال سے کہہ رہا ہی قرآن صاف کہتا ہے اناجیل مین اس مسئلہ کا کوئی مذکور نہین یہ پادریون کی اپنی گھڑت اور من مانی کہانی ہے الحمد للہ اب عیسائیون کی آنکھین کہلین اب ان کو معلوم ہوا کہ قرآن کا کہنا درست نہین دراصل مسٹر پولوس کے اجتہادات غلط اور نامناسب ہین اور حضرت مسیح علیہ السلام نعوذ باللہ خدا کے فرزند اور اکلوتے بیٹے

نہین ہین بلکہ خالص بندے اور نیک مرسل مسیح علیہ السلام
کا اس بات مین فخر نہین کہ وہ خدا کا بیٹا ہو بلکہ فخر اسمین
ہے کہ اونھین بندہ خدا کہا جائے۔ مسلمانون کو خوش ہونا
چاہئے کہ ان کی کوششین اور انکی سچی مذہبی ہمدردیان
بفضل خدا سرسبز ہونے لگین ان کی آوازون مین تاثیرین
پیدا ہوئین اب خود عیسائی ملت والے ہی تثلیث پرستون
سے نہ بنین گے خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے دوسری
عیسائی بھائیون کو بھی یہہ ہدایت بخشے کہ وہ بھی ان
نومریدون کی طرح اس شرک و بدعت سے تائب ہون
اللہم آمین۔ سلطان احمد از لاہور۔

استفتا بخدمت علماء مسیحی

کیا فرماتے ہین علماء دین مسیحی اس مسئلہ مین کہ خروج ۳۴
۷ مین مندرج ہے۔ بلکہ باپون کے گناہ کا ان کے فرزندون
سے اور فرزندون کے فرزندون سے تیسری اور چوتھی
پشت تک بدلا لیگا۔ اور عرفان حقیقی مصنفہ پادری
عماد الدین صاحب پانی پتی مطبوعہ ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۳۱ مین
تحریر ہے۔ اگر کوئی بدکار باپ ناخدا ترس ہو تو اوسکی
اولاد کو جو اوسمین بالقوہ موجود ہی تیسری چوتھی پشت
تک سزا دیجاتی ہی۔ اب یہہ یہی ہے کہ مسیحیون کے نزدیک
مسلمان اور ہندو برابر ہین۔ تو جو اشخاص ہندو اور
مسلمانون سے عیسائی ہو گئے ان کو بھی سزا دیجائیگی
یا نہین شق اول مین انکا عیسائی ہونا بیفائدہ۔ اور
شق ثانی مین خروج ۳۴ ۷۔ اور پادری عماد الدین
صاحب کی تحریر غلط معلوم ہوتی ہے۔ لہذا التماس ہے
کہ صاحب نور افشان یا پادری عماد الدین صاحب یا
پادری صفدر علی صاحب یا پادری ٹہاکر داس صاحب
وغیرہ جو صاحب ہون کسی کی خصوصیت نہین ہے جواب
تحریر فرماکر مستفتی کو ممنون فرمائین فقط۔

عبد المجید از اٹاوہ۔

بقیہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت و پولوس مقدس کی موافقت

(جواب نور افشان نمبر ۳۳ جلد ۴ مطبوعہ ۱۸ اگست ۹۲ء)

حاصل کلام جب تک احکام الٰہی اور ہدایت حضرت مسیح
کی پوری پوری تعمیل نہ کروگے ہرگز نجات حاصل نہوگی
اگر نجات حضرت مسیح کے مرنے اور تیسرے دن جی اوٹھنے
پر ہوتی تو اس مسئلہ اہم کو کتب مقدسہ و حضرت مسیح کا خود
صاف صاف بیان ہوتا۔ کیا تماشہ کی بات ہی کہ آدم
علیہ السلام سے لیکر تا زمانہ حضرت مسیح کسی کو یہ مسئلہ نہ
معلوم ہوا۔ اب ۱۸۹۲ برس سے اس فرقہ جدید (پراٹسٹنٹ)
کو یہ مسئلہ سوجھا۔ اب پادری صاحب کو اختیار ہے کہ
حضرت مسیح اور کتب مقدسہ کو سچا ٹہراوین یا پولوس
مقدس کو۔ اور حضرت مسیح کے قول کے مبطل شخص کا
انجام جو کچھ ہوگا محتاج بیان نہین ہے۔

قولہ اور یہ ہی تعلیم توارث سے مسیحی کلیسیا مین انیس سو
برس سے مانی گئی لیکن چھ سو برس بعد ایک دوسری
تعلیم عرب سے جاری ہوی جو کتب مقدسہ اور معاصرین
مسیح کے بالکل برعکس اور برخلاف ہو کر مسیح کے مرنے
اور پھر تیسرے روز جی اٹھنے کو باطل ٹہراتی ہے۔

اقول یہ قول اپکا کہ یہ ہی تعلیم مسیحی کلیسیا مین انیس سو
برس سے مانی گئی یہ بے سند کلام ہی اسکا حوالہ ہونا چاہئے

قول فرقہ نامری حضرت مسیح مصلوب نہین ہوے بلکہ مسیح کی جگہ دوسرا صلیب دیا گیا دیکھو دین حق کی تحقیق مطبوعہ سنہ ۶۶ صفحہ ۸۸ قول فرقہ اگناسی۔ اسکا یہہ عقیدہ ہے کہ دنیا مادہ سے پیدا ہوی اور مادہ کے لئے شرارت اور تعصب ضرور ہے اور مسیح مادہ سے نہین پیدا ہوا اسلئے مصلوب نہین ہوسکتا دیکھو رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۶۔ ایک فرقہ کا قول ہے کہ مسیح مصلوب نہین ہوے دیکھو رسالہ مسیح ابن اللہ صفحہ ۱۶۔ دیکھئے حضرت یہ آپکے گورے بھائی پکار رہے ہین کہ مسیح مصلوب نہین ہوے یہ فرقے آپ سے پیشتر اور قریب زمانہ مسیح کے ہین۔ ۱۸۳۱ برس کا زمانہ گذرا کہ دنیا مین ایک ہی پراٹسٹنٹ مسیحی نہ تھا دیکھو کوکب ہند نمبر ۱۳ جلد ۱۳ مطبوعہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۸۱ء۔ صفحہ ۴ کالم ۲۔ ۱۸۳۱ مین ۱۱ سال جمع کرنے سے ۱۸۹۲ برس سنہ حال تک آپکے فرقہ جدید کی عمر ہوی۔ فرقہ متذکرہ بالا کے مقابلہ مین اس فرقہ جدید کا اعتبار نہین۔ کیونکہ دین کے مقدمہ مین قدما کو ترجیح ہوتی ہے۔ ہدایۃ المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ ۲۳۱ سطر ۴۔ اب آپ پکارا کرین کہ لوجی اٹھا۔ لوجی اٹھا۔ اسکو کون سنتا اور کون مانتا ہے۔ اس فرقہ جدید کی عادت ہی کہ حقائق صاف و صریح کو جھٹلا کر جاہلون کو ورغلان کر ہمیشہ مغالطہ اور دھوکہ مین ڈالتا رہتا ہے واہ کیا دینداری ہی۔

قولہ اور ایک ایسے مسیح کا بیان کرتے۔ جو نہ گنہگارون کے لئے موا۔ اور نہ جی اٹھا لیکن دنیا کو شبہے اور دھوکے مین ڈالکر اور مکر کا جال بچھاکے چرخ چہارم پر جا چڑھا۔

اقول مسیح کے مرنے اور تیسرے روز جی اٹھنے کی نسبت اپنے گورے بھائیون متذکرہ بالا سے جو آپ سے پیشتر کے ہین مشورہ و صلاح کر لیجئے۔ اور یہ فقرہ اپکا کہ مکر کا جال بچھاکے چرخ چہارم پر جا چڑھا۔ براہ عنایت اسکا پتا دیجئے۔ آیا یہ قول آپکے گورے بھائیون متذکرہ بالا کا ہی یا تعلیم عرب کا یا اپکا ساختہ یافتہ ہی۔ مین نہایت ممنون ہونگا۔

قولہ اور کیفاس کو اور اسکے بعد بارہون کو دکھای دیا۔

اقول یہ غلط ہی۔ کیونکہ بارہوان یہودا اسکریوطی تھا اور وہ مرگیا تھا اور کوی دوسرا اسکی جگہ قایم نہ ہوا تھا گیارہ باقی تھے۔

قولہ بعد اسکے پانچسو بھائیون سے زیادہ کو دکھای دیا۔

اقول یہ بھی غلط ہی۔ ہنوز پورے بارہ ہونے مین لالے پڑے تھے سو پانچسو ہوگئے۔ خدا ایسے جھوٹ سے بچاوے۔ اجی پادری صاحب اگر پانچسو ہوتے تو یہودا یہود و حضرت مسیح کو صلیب نہ دینے پاتے بلکہ فساد عظیم برپا ہوجاتا۔

قولہ انہین برکت دیکر آسمان کو صعود کر گیا۔

اقول آسمان کوی شی نہین فقط انتہای نظر ہے اور کچھ اسکا وجود نہین دیکھو تیغ و سپر عیسوی مطبوعہ سنہ ۱۸۷۵ صفحہ ۳۴۳۔ جبکہ آپ کے نزدیک آسمان کا وجود ہی نہین تو صعود مسیح خیالی پلاؤ ہے۔ خدا ایسے مہلک تعلیمون سے دیندارونکو محفوظ رکھے۔

عبد المجید از اٹاوہ۔

پیران کلیر کا میلہ

روڑکی سے پیران کلیر بجانب شمال قریبا ۳ میل پر واقع ہے یہان حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب چشتی علیہ الرحمہ کا مزار اقدس ہی۔ جسکا عرس ماہ ربیع الاول مین ۱۱ سے ۱۴ تاریخ تک بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہی۔ یہہ میلہ کم سے کم ایک ہفتہ تک رہتا ہی۔ یہ خادم اہل اسلام حسب معمول اس مرتبہ بھی تاریخ ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۰ھ کو حاضر میلہ مذکور ہوا اور وعظ کرتا رہا۔

خانقاہ کے اندر ہی ایک مسجد ہے۔ ایک روز بعد نماز ظہر مجاوران خانقاہ موصوف کے درمیان کہڑے ہوکر ایک تحریری مضمون دربارہ اتحاد و اتفاق جسکی نقل بجنسہ درج اخبار کی جاویگی پڑہا گیا۔ اس مضمون مین کوئی لفظ ایسا نہین تھا جو مجاوران اور راگ باجہ والون کے خلاف ہو۔ چنانچہ ناظرین کو بعد ملاحظہ کے واضح ہوگا۔

ہنوز مضمون ناتمام تھا اور برادران اسلام بغور سنتے تھے کہ میان نیاز احمد صاحب جو علاوہ مجاور ہونے کے نمبردار بھی ہین معہ چند ہمراہیون کے دفعتًا نمودار ہوکر خادم اہل اسلام کا ہاتہ پکڑ کر مسجد سے باہر نکالدیا اور اسی پر بس نہین کی بلکہ مسجد سے احاطہ کے باہر تک دھکے دیتے رہے اور کہتے جاتے تہے کہ یہ وہابی بیدین ہے۔ پیران عظام کا منکر ہے۔ راگ باجہ سے منع کرتا ہے۔ اچھے اچھے دیندار آتے ہین مزار شریف پر سر جہکاتے ہین۔ سجدہ کرتے ناک رگڑتے ہین۔ یہ نیا مولوی ان باتون مین مخل ہوتا ہے۔ کیا پہلے زمانہ مین مولوی نہ تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

خیران کی اس بیہودہ حرکت پر مطلق توجہ نکی گئی کیونکہ یہ حضرات ہر ایک واعظ سے اسیطرح پیش آتے ہین۔ چنانچہ ایک اور مولوی صاحب کا مجھسے پہلے یہی حال ہوا جو دہلی کے بتاتے تھے شاید مولوی عبد الغنی نام تہا۔ مین مسلمانونسے وعظ کی اجرت نہین لیتا۔ لہذا باہر خانقاہ کے بازار مین اور پل نہر کے پاس چند روز وعظ دربارہ بیخ کنی رسومات شرک و بدعت زور شور سے کرتا رہا اور اہل اسلام ہر وقت موجود رہے۔

پادریصاحبان بھی سال گذشتہ کی موافق تشریف لائے تھے لیکن وہ اپنا وعظ اسلئے نکر سکے کہ نیاز مند سے سالگذشتہ مین مناظرہ کے وقت مجمع عام مین جواب سے ساکت رہے تھے اور وعدہ فرمایا تہا کہ کل صبح کو جواب دینگے۔ اور وہ اسی روز رات کو بہاگ گئے تھے۔ اب بھی انکا مشن اسی طرح روپوش رہا۔

پادری اسکاٹ صاحب سے جو کچھ گفتگو واقع ہوی وہ بعینہ درج ذیل ہوتی ہے۔ مین۔ سال گذشتہ مین اگرچہ آپ خود تشریف نہین لائے تھے لیکن آپکا مشن آیا تھا جنمین چند پادری موجود تھے اون سے دربارہ مبحث ۱۹ باب ۱۶ تا ۲۲ کے چند اعتراض تھے۔ اول یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے نیک ہونے سے انکار کیا کیونکہ ان کو بذریعہ الہام معلوم ہوا ہوگا کہ کئی صدیون کے بعد مجھ کو خدا مانا جاویگا لہذا حضرت نے ایسا قول فیصل بیان کیا کہ ذرہ سی عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر حضرت مسیح خدا ہوتے تو کیا نیک کہلانا پسند کرتے۔

ثانیاً۔ اس صفت نیکی کو خدای واحد سے منسوب کیا اور اپنی ذات کو اوس سے برخلاف تصدیق کیا جو محض مبطل الوہیت ہے۔

ثالثاً۔ اس سائل متلاشئ نجات کو دربارۂ حصول نجات احکام عشرہ موسوی کے پابندی کا حکم فرمایا اور کہا کہ ان حکمون پر عمل کرنے سے نجات ہوگی اس مین اپنی مصلوبیت و کفارہ والوہیت کا مطلقاً ذکر نہ کیا۔ طرفہ یہ ہے کہ سائل منکر کفارہ والوہیت مسیح تہا کیونکہ وہ یہودی المذہب تہا۔ پس اگر مسئلہ کفارہ والوہیت صحیح ہوتا یا اوسپر نجات مشروط ہوتی تو کیا حضرت مسیح اوس سائل کو احکام نجات بتاتے ہوے اپنے صلیب و کفارہ کا بیان نہ کرتے اس سے ثابت ہوا کہ مسیح علیہ السلام نے کفارہ والوہیت کا کبہی نہ دعوی کیا اور نہ تعلیم۔

رابعاً۔ خدا انسان پر اوسکی ہستی سے زیادہ بوجہ نہین رکہتا اور ان باتون کی ہدایت نہین کرتا جن کا ہونا اس سے غیر ممکن ہے پس اس سائل کو نجات کے احکام سے زیادہ اور غیر ضروری مسئلہ اوس کی طاقت سے باہر کیون تعلیم کیا کہ نجات تو احکام عشرہ موسوی سے ہوگی لیکن اگر تو کامل ہونا چاہے تو سب کچہ جو تیرا ہے (سب مال و اسباب بیچ ڈال اور محتاجون کو دے۔ اور جب سائل نے ایسا نہ کیا تو بخلاف اپنی پہلی ہدایت کے اوس کو کہا کہ تیری نجات نہ ہوگی بلکہ کل دولتمندون کی نجات نہین ہوسکتی جب تک اپنا کل مال و اسباب مساکین کو دیکر خود فاقہ مست۔ دوسرون کا دست نگر محتاج۔ نہو جاے۔ کیا یہ حکم انسان کے لئے ضروری ہے۔ اور اس حکم کے وجہ سے اب کون نجات پا سکتا ہے۔ لہذا انجیل کے رو سے عیسائیون کی نجات غیر ممکن ہے۔ ان سب اعتراضون کے جواب (جن کا آپ کی ماتحت پادریون نے صبح کا وعدہ کیا تہا جس کو آج ایک سال اور کئے روز ہوے کہ اب تک جواب نہین ملا) آپ دین کیونکہ آپ بڑے پادری ہین۔

باقی آیندہ

اخبار منشور محمدی کی تقسیم مفت

جناب حاجی یوسف صالح صاحب پونہ منشور محمدی کے چند پرچے حسبۃً للہ اور بہ نیت حصول ثواب ایسے انجمنون کو جنکے قیام سے غرض اعلیٰ و مقصد اہم اشاعت اسلام ہو اور ایسے مدارس عربی و فارسی جس مین سو پچاس طلبہ تعلیم پاتے ہون اور ایسے کتب خانون اور لئبریریون کو جسمین مسلمانون کی آمد و رفت کثرت سے ہو مفت دینا چاہتے ہین۔ اس قسم کے مدارس انجمنون اور لئبریریون کے سکرٹری صاحبونکو چاہئے کہ اپنی اپنی درخواست معہ حالات انجمن یا مدرسہ یا لئبریری کے راندیر ضلع سورت محلہ لیر لوٹی کے پتے سے جناب حاجی یوسف صالح صاحب پونہ کی خدمت مین بھیجدین فقط۔

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین باہتمام محمد شریف چھپا